209

سید ہوں مسافر ہوں

سید ہوں مسافر ہوں غریب الغربا ہوں
پیاسا ہوں کئی روز سے بے جرم و خطا ہوں

مارو نہ میرے سامنے ہمشکلِ نبیؐ کو
تڑپاؤ نہ اے شامیو فرزندِ علیؑ کو
عباسؑ کے جانے سے میں ٹوٹ گیا ہوں

میں صبح سے تا عصر اٹھاتا رہا لاشے
مقتل میں ہیں بے گور و کفن سب کے جنازے
اِن لاشوں کے میدان میں سر ڈھونڈ رہا ہوں

زینبؑ کے دلارے جو گرے خاک کے اوپر
کاندھے پہ نہیں گود میں لایا ہوں اٹھا کر
وہ مجھ پہ فدا ہو گئے میں اُن پہ فدا ہوں

اللہ تو شاہد ہے عجب ظلم ہوا ہے
اِک لاشہ اٹھایا نہ گیا بلکہ چُنا ہے
اُس لاش کی گٹھڑی لئے مقتل سے چلا ہوں

عباسؑ کے بازو نہ تھے بازو تھے وہ میرے
جو مشک بچانے کے سبب کاٹے ہیں تم نے
بے دست ہوں کیا جنگ کروں سوچ رہا ہوں

یہ خون جو چہرے پہ میرے دیکھ رہے ہو
یہ کس کا لہو ہے یہ خدارا نہیں پوچھو
یہ پوچھو کہ کسطرح سے میں زندہ کھڑا ہوں

سینے پہ جو سوتی تھی وہ سوئے گی زمیں پر
مارے گا طمانچے اُسے اب شمرِ ستمگر
وہ مجھ کو بھلا دے یہ دعا مانگ رہا ہوں

تر خون میں ریحانؔ حسینؑ ابنِ علیؑ تھے
کہنے لگے عباسؑ کے پرچم کو اٹھا کے
زینبؑ یہ قیادت میں تجھے سونپ رہا ہوں